سوال

(146) چہ فرمائید علمائے دین وشرع متین کہ بیع بالوفا عند الشارع

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چہ فرمائید علمائے دین وشرع متین کہ بیع بالوفا عند الشارع جائز است یا نہ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ارباب فطانت ودیانت پر مخفی نہیں کہ رسم ورواج وتعامل بیع الوفا کا قرون ثلاثہ مشہور لہا بالخیر میں نہیں پایا گیا۔ بعد مدت دراز قرون ثلاثہ کے چند علمائے متاخرین بخارا وسمرقند وغیرہ نے صورتیں بیع الوفا کی اختراع کیں اور نکالی ہیں۔ اور قواعد وضوابط آئمہ اربعہ وغیرہ سے بیع الوفاء کا واضع ہوتا ہے۔ اور جس چیز کی اصل شرع سے پائی نہ جاوے۔ وہ چیز منہی عنہ اور غیر مشروع قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عمل عملا لیس علیہ امرنا فهو رد كما اللبخاري وغيره من المحدثين ہذا الحديث معدود وقاعدة من قواعده فان معناه من اخترث في الدين مالا يشهد له اصل من اصوله فلا يلتفت اليه وقال النووي شارح مسلم ہذا الحديث مما يعتني بحفظه واستعماله في ابطال المنكرات واشاعة الاستدلال به كذالك انتهى مافي فتح الباري شرح البخاري مختصرا

اور باوجود اس احداث واختراع کے رائے فخر عین کی بھی اس میں مختلف ہے۔ اب بیان اختلاف چند علمائے متاخرین مختر عین کا سنو کہ صدر شہید تاج الاسلام وصدر شہید حسام الدین نے بیع الوفا کو بمنزلہ بیع المکرہ کے گردانا ہے۔ حدیث

اور دوسری وجہ فساد بیع الوفا کی یہ کہ بیع مذکورہ بشرط فتح واسترداد اور واپسی مبعیہ کے منعقد ہوتی ہے۔ حدیث

ترجمہ پھر جبکہ عاقدین نے بیع الوفا کے اندر ماقبل اس کے فسخ کو زکر کیا یعنی شرط کیا یا دونوں نے اس کو بیع غیر لازم گمان کیا تو بیع فاسد ہوگی۔ حدیث

اور ظہیریہ میں ہے کہ اگر شرط مذکور ہوئی بعد عقد کے تو وہ شرط عقد کے ساتھ لاحق ہوگی۔ ابو حنیفہ کے نزدیک اور صاحب ظہیریہ نے یہ زکر نہیں کیا۔ کے شرط مجلس عقد میں ہو یا بعد اس کے یہ درمختار میں مذکور ہے۔ اور کہا صاحب طحاوی ومحشی درمختار نے کہ جب شرط فسخ امام کے نزدیک ملحق عقد سے ہوئی بیع فاسد ہوگی۔ اگرچہ بعد مجلس ہوا انتہیٰ کلامہ۔

تیسری وجہ فساد کی یہ کہ شرط خیار فسخ کا بیع لوفا میں زیادہ تین دن سے معمول رہا ہے۔ اور زیادہ تین دن سے عام ہے۔ کہ چار دن زیادہ کہ چار مہینے یا چار برس ہو مثلا حالانکہ شرط خیار فسخ کا بیع میں زیادہ تین دین سے نہیں ہے۔ پس اگر زیادہ تین دن سے خیار فسخ کا ہوگا۔ تو بیع فاسد ہوگی۔ چنانچہ اس بات میں تمام متون وشروع فتاوی حنفیہ مظہر وشاہد ہیں۔ اب واضع ہو کہ مجوزین بیع الوفاء نے اس مسئلہ میں مسلک ومذہب اپنے امام کا چھوڑ کر غیر مسلک امام کا اختیار کیا قطع نظر حدیث مذکورہ بالا سے اور سید امام ابو شجاع وعلی الستفدی نے اس بیع مذکور کو رہن قرار دیا اور رہن ہونے پر دارومدار رکھا۔ اور جب بیع الوفا بدلیل سابق رہن حقیقتا قرار پایا نزدیک امام حسین ماتریدی وسید ابو شجاع وقاضی علی سفدی کے اور کتاب وثیقہ بیع الوفاء میں شرط نفع لے لینے مشتری اور راہن کے مندرج اور مشروط خالی عن العوض بلاریب ربوا میں داخل ہے۔ اور عیاں راچہ بیاہ الخ (فتاوی نزیریہ جلد 2 ص 17۔18)

(فتاوی ثنائیہ۔ جلد 2۔ صفحہ 147۔148)

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد14ص121

محدث فتویٰ